بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۷ — نمبر ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم فروری ۱۹۳۳ء چندہ سالانہ دو روپیہ ۲ (عہ) ۹ شوال ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مصنف
ضرورت زمانہ کا تقاضا	۷-۱۱	محترمہ روشن بخت صاحبہ سرگودھا
دُعا	۱۲-۱۴	محترمہ رسول بی بی صاحبہ شملہ
چار بیویاں ...	۱۵-۱۶	ترجمہ از میاں عبدالوہاب صاحب
چندہ کشمیر اور احمدی مستورات	۱۷-۱۸	فنانشل سکرٹری صاحب
ایک غیر احمدی خاتون کے تاثرات	۱۸-۱۹	ماخوذ
بادام کے فوائد	۲۰	ماخوذ

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔

صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

راحتِ روح و حرزِ جاں صلِّ علیٰ محمدٍ — قوّتِ جسمِ ناتواں صلِّ علیٰ محمدٍ

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمدٍ — صلِّ علیٰ حبیبنا صلِّ علیٰ محمدٍ

ورد کرے جو دم بدم صلِّ علیٰ محمدٍ — دارُوئے دردِ ہر الم صلِّ علیٰ محمدٍ

عزت و دیں بڑھائیگا دولتِ وصل پائے گا — جسکی زباں پہ آئے گا صلِّ علیٰ محمدٍ

شمس و قمر کا ورد ہے اہلِ نظر کا ورد ہے — جنّ و بشر کا ورد ہے صلِّ علیٰ محمدٍ

تحفۂ روحِ مصطفےٰ کون نہیں ہے بھیجتا — کہتے ہیں جبکہ خود خدا صلِّ علیٰ محمدٍ

پڑھ تو درودِ مصطفےٰ صلِّ علیٰ محمدٍ — عقدہ کُشا ہے یہ دُعا صلِّ علیٰ محمدٍ

بھٹکے پھرو نہ جابجا رنج و الم میں مبتلا — کیوں نہ پڑھو یہ ہاتھ اٹھا صلِّ علیٰ محمدٍ

جس کے لئے یہ سب بنا ہو وہ حبیبِ کبریا — عرشِ بریں پر ہے لکھا صلِّ علیٰ محمدٍ

عرشِ بریں پہ سب ملک اور زمیں سے تا فلک — پڑھتے یہی ہیں جابجا صلِّ علیٰ محمدٍ

جملہ مرض کی ہے دوا صلِّ علیٰ محمدٍ — آئی ہوئی ٹلے بلا صلِّ علیٰ محمدٍ

دُور ہو دل کا درد و غم جو کہ پڑھے یہ دمبدم — پائے معاً وہی شفا صلِّ علیٰ محمدٍ

بندی کو شاہا خوف کیا تو ہے ہمارا پیشوا
ورد و وظیفہ ہے سدا صلِّ علیٰ محمدٍ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم فروری ۱۹۳۳ء

زندہ مذہب اور زندہ نبی

جن بہنوں کو مذہبی دنیا کی سیر کرنے اور مختلف اہل مذاہب کے خیالات سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے وہ جانتی ہیں کہ ہر ملت کے حلقہ بگوش اپنے تئیں سچے رستے کے پیرو اور حقیقی سچائی کے پرستار خیال کرتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک اپنے سوا دیگر مذہبوں کو باطل سمجھتا ہے، اسی حالت کا مشاہدہ کرکے ایک طالب حق کے دل میں خلجان اور اضطراب پیدا ہوتا ہے کہ میں کونسا مذہب اختیار کروں اور کونسا راستہ چلوں تا خدا تعالےٰ کو پا سکوں۔ اسلئے اسے حق اور باطل میں تمیز کرنے کے اسباب معیار کی تلاش کرنا پڑتا ہے، اور سچ بھی یہی ہے کہ حق کے متلاشیوں کی تڑپ اور راستی کے طلبگاروں کی اخلاص بھری خواہش اسی بات کی متقاضی ہے کہ حق کی شناخت کے لئے کوئی معیار صداقت ہوتا۔ جس سے سلیم الفطرت انسان فائدہ اٹھاکر ظلمت سے پرہیز کر سکتے۔ متمتع ہوتے۔ چنانچہ جسطرح سورج کا وجود عالم سفلی میں تاریکی اور نور میں فرق کرتا ہے، سوائے شپرہ چشموں کے تمام عالم کو منور کرتا ہے اسیطرح روحانی دنیا کے سورج یعنے انبیاء علیہم السلام کی بعثت اپنے آسمانی جلال اور روحانی نور سے لوگوں کے دلوں کی زمین کو منور اور نورانی کرتی ہے۔ اور تمام تاریکیوں کو ان کے دلوں سے دھو ڈالتی ہے۔ اور ان کو پاک اور صاف بنا دیتی ہے۔ خدا کے نبیوں کی ماموریں کی دنیا میں تشریف لانے کی صرف یہی غرض ہوتی ہے کہ تا دنیا سے تاریکی اڑ جائے اور روشنی کا ایکبار پھر دور دورہ ہو۔ **وہ نور** ہوکر دنیا کو روشنی ہاں ہر قسم کی روشنی علم و ہنر کی روشنی۔ تقویٰ اور طہارت کی روشنی بخشتے ہیں۔ اور ہر قسم کے اندھیروں کو دور کرتے ہیں۔ وہ بشیر ہوکر اپنے ماننے والوں کو بشارت دیتے ہیں کہ انجام انہی کا اچھا ہے۔ جو خدا کے ہوگئے، اور خدا کے لئے ان کے ماننے والے بن گئے۔ اور دنیا کی سفلی زندگی سے پاک ہوکر خدا کی طرف جھک گئے وہ نذیر ہوکر باطل کے فرزندوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ خدا سے دوری اور خدا کی معرفت سے بے بہری انکو تباہ کردے گی۔ اور خدا سے دور ہٹالے جائیگی۔ اور ایک وقت آئیگا کہ وہ دنیا کے سامنے ذلیل و خوار ہوں گے۔ ان کے خیال بد اور ان کے افعال پلید ہوں گے۔ اور پھر وہ حسرت کے ہاتھ ملیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن کوئی چارہ نہ ہوگا۔ الغرض خدا کے ماموریں کی زندگی میں حق اور باطل کی تمیز کا معیار ہوتا ہے ان کی کامیابی اور ان کے دشمنوں کی ناکامی متلاشی حق کے لئے حق نمائی کا کام کرتی ہے۔ اگر ہم تاریخ کو کھولیں اور پڑھیں اور تمام نبیوں کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہمکو معلوم ہوگا کہ ان ماموریں نے اپنے مخالفوں کو نرمی سے سمجھایا اور وعظ سے کام لیا اور ضرورت زمانہ کے مطابق معجزے دکھائے۔ لیکن اگر پھر بھی لوگوں نے نہ مانا تو آسمانی ہاتھوں سے تباہ ہوگئے۔ اور ان کے دشمنوں کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ جناب کرشن کی زندگی کو لے لو۔ جناب رام کے کارناموں پر نظر ڈالو۔ حضرت موسیٰ کی زندگی کو پڑھو۔ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاک زندگی پر غور کرو۔ ہر جگہ یہی معلوم ہوگا کہ پہلے تو اعجازی رنگ میں لوگوں کو سمجھایا گیا۔ لیکن اگر لوگوں نے اسپر بھی نہ مانا تو غضب الٰہی کی آگ جنگوں کے رنگ میں، پلیگ جیسی بیماریوں کے رنگ میں بھڑکی اور اُن کے دشمنوں کو جلا کر خاک کر دیا۔ چنانچہ کرشن کے دشمن ....کنس اور رام کے دشمن راون۔ موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعون اور محمد رسول اللہ کے دشمن ابو جہل کا جو انجام ہوا وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ پس واضح رہے کہ آسمان نے آسمانی آدمیوں کی شناخت اور زندہ مذہب اور زندہ نبی کی پہچان کے لئے دو نشان رکھے ہیں

اول۔ علمی اعجاز یعنے ہر طرح کے معجزے۔

دوم۔ قبولیت دعا اور دشمن کی تباہی اور یاد رکھیں کہ زندہ مذہب ہر وقت زندہ اور ہر آن اپنی زندگی کے آثار رکھتا ہے۔ جو زبان بول چال میں نہیں آتی وہ مردہ زبان ہوتی ہے۔ جو مذہب اپنے اندر زندہ نشانات نہیں رکھتا وہ مردہ مذہب ہے۔ جو مذہب لوگوں کو پاک صاف اور با خدا انسان نہیں بنا سکتا وہ مردہ مذہب ہے۔ جو مذہب کوئی تازہ نشان اور معجزہ پیش نہیں کرتا وہ مردہ مذہب ہے۔ پس آؤ ہم غور کریں کہ آج دنیا میں کونسا مذہب ہے جو زندہ کہلا سکتا ہے اور جو واقعی زندہ ہے۔ جسکے ماننے سے انسان پاک ہو سکتا ہے جسکے ملنے سے انسان کا خدا سے تعلق ہوتا جاتا ہے۔ جس کی پیروی سے انسان اپنے اندر ایک پاک تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ جو ہر قسم کے گناہ سے انسان کو بچا لیتا ہے۔ اور ہر قسم کی گندگی سے انسان کو دھو کر پاک صاف بنا دیتا ہے۔ ایسا پاک و صاف کہ وہ خدا کی باتوں کو سنتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ خدا اسکے قریب ہو جائے۔ اور اسی کی آواز کو سُنے اور ہر کام میں اسکی مدد فرمائے۔ پس خدا کی پاک کتاب ہمیں بتاتی ہے اور دعوٰی کرتی ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ خدا کے ہاں سچا مذہب صرف اسلام ہی ہے، اور اس میں سلامتی ہے۔ ایسا دعوٰی آج تک کسی کتاب نے نہیں کیا، اور یہ نہ صرف دعوٰی ہی ہے بلکہ اسکے ساتھ دلائل دیئے ہیں۔ اور دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ آج دنیا میں سوائے اسلام کے کوئی سچا مذہب نہیں اور سوائے نبی کریم صلعم کے کوئی زندہ نبی نہیں۔ وہی زندہ نبی ہے جس کی تعلیم زندہ ہو۔ جس کی روحانیت زندہ ہے۔ جسکے قدم پر چلکر انسان باخدا انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بن سکے۔ جس کی پیروی کرکے انسان صدیق بن سکے۔ صالح بن سکے۔ شہید بن سکے۔ ہاں نبی بن سکے۔ پس آج دنیا میں سوائے اس پاک نبیؐ کے کوئی زندہ نہیں جو دعویٰ کر سکے۔ کیونکہ آج ان نبیوں کی امت میں ایک بھی ایسا انسان نہیں پایا جاتا جو کہہ سکے کہ میرا خدا کے ساتھ تعلق ہے۔ وہ میری سنتا ہے اور میرے ساتھ کلام کرتا ہے۔ سوائے نبی کریمؐ کی اُمت کے۔

اتنا عرض کرنے کے بعد میں آپ بہنوں کو بتانا چاہتی ہوں کہ اسلام کے زندہ نشان آج بھی دنیا میں ویسے ہی موجود ہیں جیسے پہلے تھے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ اسی پنجاب میں خدا کا مامور اٹھا اور اس نے دعویٰ کیا کہ اے لوگو آؤ اسلام کے مقابلہ پر کسی مذہب کو لاؤ۔ آج دنیا میں سچا مذہب اسلام ہی ہے۔ اس نے نہ صرف دعویٰ کیا بلکہ لوگوں کو مقابلہ کی دعوت دی اور اسلام کی صداقت میں نشان پیش کئے۔ اس نے اپنے علمی اعجاز کے مقابلہ پر ہر مذہب کے مدعی کو بلایا۔ عیسائیوں کو دعوت دی۔ ہندوؤں کو دعوت دی۔ آریوں کو مقابلہ پر بلایا۔ چنانچہ آپ میں سے بہت سی بہنوں نے لاہور کے جلسہ دھرم مہوتسو کا نام سنا ہوگا۔ یہ ایک جلسہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریک پر لاہور میں آج سے کوئی پینتیس ۳۵ برس پہلے ہوا تھا حضرت مرزا صاحب نے تمام مذہب والوں کو دعوت دی کہ بحث اور جھگڑوں سے کیا حاصل۔ آؤ۔ ایک جگہ جمع ہو کر ہم اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کریں اور اپنے اپنے مذہب کی سچائی پر ایک ایک مضمون پڑھا جائے۔ پھر لوگ خود جان لیں گے۔ کہ سچا مذہب کونسا ہے۔ چنانچہ اسلام کی طرف سے حضرت مرزا صاحب کا مضمون تھا۔ اور حضور علیہ السلام نے جلسہ سے پہلے فرما دیا کہ مجھے خدا نے خبر دی ہے کہ "**میرا مضمون سب سے بالا رہا**"۔ پیاری بہنو جب جلسہ ختم ہوا تو یک زبان ہو کر تمام لوگ پکار اُٹھے کہ مرزا صاحب کا مضمون اعلیٰ رہا۔ اور اسلام کی فتح ہوئی۔ یہ مضمون چھپا ہوا ہے۔ اور احمدی کتب خانوں سے مل سکتا ہے۔

(۲) پھر حضرت صاحب نے دعاء کا معجزہ پیش کیا۔ کہ آؤ میرے مقابلہ پر دعاء کرو اگر خدا کا میرے ساتھ تعلق ہوگا۔ تو خدا میری دعاء سنے گا۔ اگر اسلام سچا ہے تو ضرور مجھے فتح دے گا۔ اور میری فتح اس بات کی دلیل ہوگی کہ خدا کے نزدیک وہی مذہب سچا ہے۔ جسکا میں پیرو ہوں۔ چنانچہ مقابلہ میں آریہ بھی اُٹھے۔ اور عیسائی بھی اور غیر احمدی مسلمان بھی سب قوموں کے وکیل مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ پنڈت لیکھرام عذاب کی موت میں مبتلا ہوا۔ آتھم عیسائی پیشگوئی کے ماتحت مرا۔ رسل بابا اور عبد اللہ جموتی پلیگ کا شکار ہوئے۔

اس جگہ قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب اسلام سچا ہے۔ اور زندہ مذہب ہے۔ پھر اسمیں بھی تو سینکڑوں فرقے موجود ہیں۔ ہم کونسے فرقے میں شامل ہوں۔ اور کس فرقے کے ساتھ خدا کا فضل شامل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حال ہے۔ پس جاننا چاہیئے کہ اسلام کے اندر بھی وہی فرقہ راہِ راست پر ہو سکتا ہے۔ جو اسلام کے سب اصولوں کو مانے اور اسلام کے سب بزرگوں کی عزت کرے۔ اور اسلام کے تمام حکموں کا پابند ہو۔ اور اسلام کے تمام حکموں پر کاربند ہو۔ میں اس وقت بجائے اسکے کہ دوسرے تمام فرقوں کے عقیدے بیان کروں۔ صرف تین فرقوں کو لیتی ہوں جو مسلمانوں کے بڑے فرقے کہلاتے ہیں؛

(۱) سُنی یہ لوگ مانتے ہیں کہ رسول کریم کے بعد دنیا میں اسلام کی حفاظت کے لئے حضرت عیسےٰؑ آئیں گے۔ جو آجتک آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں۔ اس انسانی جسم کے ساتھ اب ذرا غور کریں کہ قرآن شریف کیا کہتا ہے کہ حضرت عیسےٰؑ فوت ہو گئے۔ وہ کشمیر میں دفن ہیں۔ پس یہ کسقدر گمراہ کن عقیدہ ہے۔ جو قرآن مجید کے خلاف لوگ مان رہے ہیں۔ اور پھر بھی اپنے آپکو مُسلمان کہتے ہیں۔ آسمان پر زندہ بیٹھنا۔ اور ۱۹ سو سال سے زندہ بیٹھنا اگر کوئی نعمت تھی تو ہمارے نبی کریم صلعم کو ملتی۔ پھر یہ کتنا ظلم ہے کہ وہ نبی جو اپنی قوم کو نہ سنوار سکے۔ آخر زمانہ میں حضرت نبی کریمؐ کی اُمت سنواریں گے۔ پس یہ رسول کریم کی ہتک ہے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ پھر سُنی مسلمان اسبات کے بھی قائل ہیں کہ رسول کریمؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حالانکہ قرآن مجید میں ذکر ہے کہ اسلام کے ماننے والے صدیق شہید۔ صالح اور نبی بنیں گے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ اب خدا کسی سے کلام نہیں کرتا۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ خدا پہلے تو اپنے بندوں سے بولتا تھا۔ لیکن اب نہیں بولتا۔ گویا نعوذ باللہ خدا اب گنگا ہو گیا۔ پس یہ خدا پر بہتان اور بدظنی ہے۔ خدا تعالیٰ آج بھی اپنے بندوں کی آواز کو ویسا ہی سُنتا ہے؛ جیسے پہلے سُنتا تھا۔ اور اُن سے ویسا ہی کلام کرتا ہے۔ جیسا پہلے کرتا تھا۔ اس کے بعد:۔

دوسرا فرقہ شیعہ ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ (نعوذ باللہ) ابو بکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ یہ سب غدار تھے؛ اور خلافت حضرت علیؓ کی تھی۔ جو انہوں نے چھین لی۔ حالانکہ یہ تینوں خلیفے خدا نے بنائے تھے۔ جیسا کہ وہ سورۂ استخلاف میں فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ اعمال صالح کریں گے۔ اور کامل ایمان والے بنیں میں انہیں خلیفہ بناؤں گا۔ پس یہ فرقہ خدا پر بھی بہتان باندھتا ہے۔ پھر کون عقلمند عورت یا مرد ہو گا جو ایسا عقیدہ رکھتے ہوئے اپنے آپکو مُسلمان سمجھے یہ صرف نفس کا دھوکا ہے؛

اس کے بعد میں احمدیت کو پیش کرتی ہوں

احمدی مانتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰؑ جیسا قرآن پاک میں آیا ہے۔ اپنی موت سے وفات پا گئے۔ اور آسمان پر زندہ موجود نہیں ہیں۔ اور حضرت رسول کریم صلعم کی اُمت کی اصلاح کے لئے کوئی عیسےٰؑ باہر سے نہیں آئے گا۔ بلکہ رسول کریم صلعم کے خادموں اور آپؐ کی اُمت ہی کا ایک فرد آئیگا۔ جو روحانی بیٹا ہونے کی حیثیت سے آپؐ کی اُمت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح کرے گا۔ کیونکہ بیٹے کا کام باپ کا کام کہلاتا ہے۔ اور اس میں حضورؐ کی کوئی ہتک نہیں۔ اور وہ روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمدؐ مسیح موعودؑ ہیں۔ اور ماننے کے قابل وہی فرقہ ہو سکتا ہے۔ جو سب ماموروں کو سچا ماننے اور وہ فرقہ صرف احمدیہ جماعت ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو اس میں شامل ہو کر اپنے خدا پیدا کرنیوالے کے ساتھ صلح کر لیتا ہے۔ اور سچا مسلمان ہو کر خدا کی بندگی کرتا ہے۔ پس میں اُن تمام بہنوں کو جو ابھی احمدیت میں شامل نہیں ہوئی ہیں دعوت دیتی ہوں کہ وہ جلد خدا تعالےٰ کے مسیح پر ایمان لاویں۔ اور خدا کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ اور دیکھ لیں کہ خدا کے کتنے بڑے بڑے فضل ان پر اور اُن کی اولادوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔ خدا انہیں توفیق دے۔ آمین

والسلام

(خاکسارہ محمودہ بیگم بنت ذوالفقار علیخان)

دُودھ کا حلوا

وزن اور ترکیب:۔ دودھ دو سیر قند یا کھانڈ تین پاؤ۔ گھی پاؤ بھر کیوڑا ایک چھٹانک ترکیب اوّل دودھ کو چڑھا کر پکاویں مگر برابر چلاتے جائیں کہ بالائی نہ پڑے جب وہ خوب بھن جائے مثل کھوئے کے ہو جائے تو اسمیں گھی ڈالکر خوب بریاں کریں۔ پھر شیرہ خوب چست تار بند کر کے تھوڑا تھوڑا ڈالتے جاویں جب تمام شیرہ جذب ہو جائے تو قدرے توقف کر کے کیوڑہ داخل کر کے اتار لیں انشاء اللہ یہ حلوا کمال خوش ذائقہ ہوگا۔

(راقمہ خاکسارہ لیاقت زمانی بیگم از قصبہ بلب گڑھ)

ضرورت زمانہ کا تقاضا

ایک ماموروُ مصلح کی آمد

میری محترم بہنو! ہم خدا تعالےٰ کا یہ قانون دیکھتے ہیں۔ کہ اسوقت جبکہ دنیا میں چاروں طرف اندھیرا اور فساد پھیل جاتا ہے۔ تو وہ اپنے بندوں کی راہنمائی کیلئے اپنا ایک بندہ ضرور بھیجتا ہے۔ جو لوگوں کو کفر و ضلالت سے نکالکر نور کیطرف لے آتا یعنے ان میں معرفت اور خداشناسی پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ یہ اندھیرے اور ضلالت ہی کا تقاضا تھا کہ ہمارے پاس وہ وہ پیغمبر اور نبی آئے جنکی تعریفیں خدا تعالےٰ نے اپنے پاک کلام میں خود کی ہیں۔ اور کل اس دنیا میں شرک و کفر کے اندھیرے کو روشنی کے ساتھ بدلنے والے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا ظہور ہوا۔ ہمارے اس دعوے کا ثبوت کہ ضلالت کیوقت مامور من اللہ آیا کرتے ہیں۔ اُس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے جو خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کے معیارِ صداقت میں پیش کی ہے۔ یعنے فرمایا کہ ظھر الفساد فی البرّ والبحرؕ۔ اے لوگو کیا تم خیال نہیں کر سکتے کہ اس نبی حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دعویٰ سچّا ہے۔ کیونکہ وہ اُسوقت دنیا میں آیا جبکہ بحر و بر یعنی ساری دنیا میں ظلمات اور فسادات پھیل گئے تھے۔ کوئی گوشہ بھی ایسا نہ تھا جہاں آرامِ روح اور تسکین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیب ہوتی ہو۔ اور اگر بحر سے مراد علماء زمانہ لیئے جائیں۔ یا پیر تو آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ اور تو اور تمہارے علماء اور پیروں کے اندر بھی فساد اور تاریکی پھیل گئی تھی۔ اسلئے زمانہ کو اسبات کی ضرورت تھی۔ کہ کوئی اسکو اس تاریکی اور ظلمت سے نکال کر روشنی ہاں خداشناسی کی روشنی کیطرف لے آوے۔ تو میرا مطلب اس ساری تمہید سے یہ ہے کہ چونکہ خدا اُسوقت جبکہ گمراہی پھیل جاتی ہے اور وہ علماء قوم بھی جو دوسروں کو روشنی پہنچانے کیوجہ سے سورج اور چاند سے تشبیہ دیئے جاتے ہیں۔ بگڑ کر اپنے ایمانوں کو بیچنا شروع کر دیتے ہیں۔ تو خدا اُسوقت دُنیا کے لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے اپنے مامور بھیجتا ہے۔

اِسوقت بھی دنیا کی حالت بگڑ کر اپنے کمال کو پہنچ چکی ہے۔ اسلئے اب بھی زمانہ کو ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ مثلاً سب سے پہلے ہم اپنے علماء کی ہی حالت کو لیکر دیکھیں کہ یہ لوگ رہنمایانِ دین کس درجہ پر ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا یہ قول ہے کہ ایک عالم کے پاس ایک جماعت ایک لڑکی کو لیکر آئی کہ اس لڑکی کا نکاح فلاں شخص سے کر دو۔ حالانکہ اُس عالم مذکور کو علم تھا کہ اس لڑکی کا نکاح ایک اور آدمی سے پہلے ہو چکا ہے۔ مگر اُن میں سے ایک شخص نے ایک روپیہ نکال کر سامنے رکھدیا۔ اور کہا کہ تو نکاح پڑھ دو۔ وہ مولوی صاحب اس روپیہ کو دیکھکر بے اختیار ہو گئے۔ اور اُس لڑکی کا نکاح پڑھ دیا۔

جب اُس عالم مذکور کی حضرت خلیفہ اوّل سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اسکو ملامت کرتے ہوئے کہا کہ تو نے یہ کیا غضب کیا۔ کہ ایک منکوحہ عورت کا نکاح پھر پڑھ دیا۔ اُسنے جواب دیا۔ کہ چڑیا کے برابر روپیہ نکالکر اسنے جو میرے آگے رکھدیا۔ تو میں کیا کرتا۔ اسی طرح ایک اور مولوی صاحب کا ذکر ہے۔ جو کہ کافی معمر آدمی تھا۔ اسکے پاس کچھ لوگ ایک لڑکی لائے کہ اسکی بابت اسکے خاوند نے فلاں فلاں الفاظ کہے ہیں۔ آیا نکاح تو نہیں ٹوٹا۔ اُسنے کہا کہ لڑکی کو یہاں چھوڑ جاؤ غور کرکے فتویٰ دیں گے۔ وہ گنوار اس لڑکی کو وہیں چھوڑ گئے۔ لڑکی وجیہہ اور نوجوان تھی۔ مولوی صاحب نے ورغلا کر اُسے اپنی بیوی بنالیا۔ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ سے مولوی صاحب کی عدالت میں سخت بے حرمتی ہوئی۔ پھر ایک اور واعظ کا ذکر ہے۔ کہ وہ وعظ کے لئے دور دور تک جاتے تھے۔ ممبر پر خوب سنور کر بیٹھا کرتے تھے۔ خوب سریلی آواز سے پڑھتے۔ جہاں جاتے الگ مکان لیکر دروازہ بند کرکے اپنی سُریلی آوازیں نکالتے۔ کئی عورتیں جو سُریلی آواز پر مست ہوتی ہیں۔ ان کے خلوت خانہ میں جاتیں۔ اسکو اس شیطنیت کیوجہ سے ماریں بھی کھانی پڑیں۔ مگر وہ اس کام سے باز نہ ہی آیا۔ اِن علماؤں کی مثالیں تو بہت سی مل سکتی ہیں۔ مگر وقت کی قلت زیادہ بیان کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ یہ لوگ آنحضرت صلعم کی پیشگوئی علماؤھم شر من تحت ادیم السماء کے پورے پورے مصداق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنے ہوئے ہیں۔ پھر واعظ اور خطیب بھی کذاب ہوگئے ہیں۔ جھوٹ۔ ریاکاری اور دغابازی ہی ان کا دن رات کا شیوہ ہے۔ وہ لوگوں کے مال اس طرح کھاتے ہیں۔ جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔ یہ امر دنیا پر روز روشن کیطرح روشن ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ بدعات وخیانت وعادات سیئہ کا اسقدر بازار گرم ہے۔ کہ ذرہ ذرہ سے امور میں جھوٹ بولا جاتا ہے۔ جو باتیں کفار میں پائی جاتی ہیں۔ وہ سب کی سب بلا استثنار مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔ امانت میں خیانت کا یہ حال ہے کہ آجکل کے اکثر مولوی بھی اس قابل نہیں سمجھے جاتے کہ ان کے سپرد کوئی امانت کیجائے۔ اور وہ اس کو دیانت داری کیساتھ واپس کردیں۔ حتےٰ کہ خاوند کو اپنی بیوی پر اور بیوی کو اپنے خاوند پر بھروسہ نہیں۔ باپ کو اپنے بیٹے پر اور بیٹے کو اپنے باپ پر اعتماد نہیں تو پھر کیونکر مان لیا جائے کہ زمانہ کو کسی اصلاح کرنیوالے کیضرورت نہیں ہے۔ پھر یہیں پر ہی بس نہیں۔ آؤ ذرا آگے بھی چل کر دیکھیں کہ زمانہ کی خرابی کا ٹمپریچر کس درجہ تک ہے۔ سو ایک علامت اس کی خرابی کی یہ بھی ہے کہ رشوت لینا سود کھانا۔ رہزنی اور قتل عام کرنا رواج پاگیا ہے اور یہ سب باتیں برملا دن دہاڑے ہو رہی ہیں۔ رشوت اور سود کا بازار اسقدر گرم ہے کہ بہت ہی کم لوگ ایسے ہوں گے جو اس سے بچے ہوئے ہوں گے۔ رہزنی بھی بکثرت ہے۔ قتل کا تو کیا کہنا ذرا سی بات میں ایک انسان کو مار دیا جاتا ہے۔ اور میرے خیال میں جتنے قتل ضلع شاہپور میں ہوتے ہیں۔ اتنے کسی اور علاقے میں نہیں ہوتے ہوں گے۔ ایک علامت یہ ہے کہ بے رحمی اور بے حیائی کا مادہ اسقدر ترقی کر گیا ہے کہ بیوی کو خاوند سے اور بیٹے کو باپ سے بیٹی کو ماں سے حیا نہیں آتی۔ بے رحمی کا یہ عالم ہے کہ کوئی سامنے کسقدر ہی بھوکا پیاسا کیوں نہ مر رہا ہو۔ کسی کو اسپر ذرا رحم نہیں آتا۔ پھر غیبت اور عیب جوئی کا یہ حال ہے۔ کہ کوئی مرد کوئی عورت کوئی بوڑھا کوئی جوان اس سے مستثنےٰ نظر نہیں آتا الاماشاء اللہ جہاں دو چار مرد یا عورتیں جمع ہوئیں تو جھٹ عیب جوئی اور مردہ بھائی کا گوشت کھانے میں مصروف ہوگئیں۔ جھوٹی قسموں اور جھوٹی شہادتوں کا تو کیا کہنا۔ بات بات میں جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ اور ادنیٰ ادنیٰ بات میں جھوٹی اور مکر آمیز شہادتیں دی جاتی ہیں۔ غرض میری بہنوں! زمانہ کی بگڑی ہوئی حالت کے زمرہ میں کس کس چیز کو چھوڑا جائے اور کس کس کو بیان کیا جائے۔ عابد جاہل اور عالم بے عمل قاریان فاسق اور بیہودہ ہوگئے ہیں۔ واعظ ممبروں پر چڑھکر ایسے ایسے لغو اور بیہودہ قصے بیان کرتے ہیں۔ کہ سنکر ایک مومن کا دل کانپ جاتا ہے دنیا میں بدکاری کی کثرت ہوگئی ہے۔ اکثر لوگ اس فعل شنیع میں گرفتار ہیں۔ آجکل بعض علماء بڑی گدیوں والے پیر اور صوفی بھی اس سے مستثنے نظر نہیں آتے اور غیر اقوام تو اسکو شنیع سمجھتی ہی نہیں۔ شرفاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل بازی اور ناچ رنگوں میں مشغول ہیں۔ علم دنیا کمانے کے لئے سیکھا جاتا ہے۔ حتّٰے کہ جو لوگ دین کے علوم حاصل کرنے کے مدعی ہیں۔ اُن میں بھی ایک شخص ایسا نظر نہیں آتا۔ جو دنیا کے پیچھے مارے مارے نہ پھر رہا ہو۔ بلکہ وہ ایسے فریب سے دنیا کماتا ہے کہ دنیاوی علم پڑھنے والے بھی انکی شرارتوں کو دیکھکر انگشت بدنداں ہوتے ہیں ۔

پھر جو چیز سب سے بڑھکر مصلح کی ضرورت کا تقاضا کر رہی ہے۔ وہ دجّالی فتنہ ہے۔ جسقدر اہلِ حق کے عقائد و تمدن کو نقصان پہنچ رہا ہے اور جسقدر سچائی کا خون ہوا ہے۔ اس کا اندازہ کوئی انسان بھی نہیں کر سکتا۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ قریبًا بارہ سال میں ایک لاکھ آدمی ان کے زیر اثر ضلالت مذہب میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ بات کسی سے بھی پوشیدہ نہیں کہ دین اسلام سے ناواقف بھوکوں اور ننگوں کا ایک گروہ روٹیاں اور کپڑے دکھلا کر اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ اور جو اس طرح بچ جائیں اُن کے لئے وہ کالج اور بے دین کر دینے والا فلسفہ ہی کافی ہے۔ جن میں آج مسلمانوں کے ہزاروں نوخیز بچے گرفتار اور مبتلا پائے جاتے ہیں۔ جو نماز پر ہنستے اور روزہ کو ٹھٹھے سے یاد کرتے ہیں اور پھر اسلام اور ہمارے سیّد و مولیٰ نبی کریم صلعم کی تکذیب میں بے شمار کتابیں تالیف شدہ ایک دنیا میں مفت تقسیم ہو رہی ہیں۔ تو کیا اب میری بہنو! اور بزرگو وقت نہیں آیا کہ ان لوگوں کو ملزم کرنے کے لئے ایک سچا اصلاح کنندہ اس اُمّتِ محمدیہ میں آئے اور خدا تعالےٰ کا وعدہ

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون

پورا ہو۔

پھر اے معزز سامعات دیکھیں کہ اسلامی عمارت کی بیخ کنی کے لئے کسقدر کوشش ہو رہی ہے۔ اور کس فراوانی سے ایسے ذرائع بہم پہنچائے گئے ہیں۔ اور اُن کو منتشر کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ حتّٰے کہ اپنی جانوں کو بھی خطرہ میں ڈالدیا ہوا ہے۔ اپنے اموال کو پانی کیطرح بہا کر وہ کوششیں کام میں لائی گئی ہیں کہ انسانی طاقتوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ حتّٰے کہ پاکیزگی کے برخلاف منصوبے اس راہ میں ختم کئے گئے۔ اور اسلام کے مٹا دینے کے لئے نہایت ہی باریک باتوں کو کام میں لایا گیا۔ بیسیوں قصّے اور مباحثات کی کتابیں افترا کے طور پر محض اس غرض سے بنائی گئیں تا اگر اور طریق سے نہیں تو اسی طریق سے لوگوں کے دلوں پر بد اثر پڑے۔ کیا کوئی ایسی سبیل گمراہ کرنیکی ہے۔ جس پر نہیں چلا گیا۔ غرضیکہ لوگ تو کہتے ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں دجّال کا فتنہ بڑا ہوگا۔ حتّٰے کہ اس کے ساتھ ستر ہزار مسلمان ہوگا۔ جو اس کا معتقد ہوگا لیکن اسجگہ تو لاکھوں آدمی دین اسلام کو چھوڑ گئے۔ اور چھوڑتے جاتے ہیں۔ ہماری عورتیں ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچے ہمارے پیارے دوست ہمارے بڑے بڑے خاندانوں اور ولیوں کی اولاد ہمارے بڑے بڑے خاندانوں کے آدمی اپنے پیارے آقا و محسن حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گالیاں دینے والے بن گئے کیا یہ اسلام کے لئے ماتم کی جگہ نہیں۔ کہ کسقدر ان فتنوں نے دامن پھیلا رکھا ہے۔ اور کسقدر ایسی ایسی کوششیں انتہا تک پہنچ گئی ہیں۔ القصہ اس دجالی وبا کے زہریلے اثر نے بعضوں کو تو بالکل ہلاک کر دیا ہے۔ بعضوں کا مفلوج انسان کیطرح نصف حصہ بیکار ہو گیا ہے۔ بعض لوگوں کے خون میں مجذوم لوگوں کیطرح فساد ہو گیا ہے۔ اور کئی تو ایسے ہیں۔ جنکو اس زہریلی ہوا نے اندھا کر دیا ہے۔ میں مسلمانوں کی شکستہ و خستہ حالت کا بیان اس نہایت ہی محدود وقت میں کسطرح کھولکر بیان کر سکتی ہوں۔ اسوقت بھی ظہر الفساد فی البر و البحر کا ظہور پورے زور کے ساتھ ہو گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مولوی الطاف حسین حالی نے بھی اپنی مسدس حالی میں فرمایا ہے کہ زمانہ کی حالت ایک نبی کیضرورت کی متقاضی ہے۔ اور کئی لوگ اسبات کے کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ اس زمانہ کا مصلح مسٹر گاندھی ہے۔ مگر نہیں۔ اے میری بہنو! ان مفلوجوں۔ مادر زاد اندھوں مجذومیوں کا شفا پانا خدا کے نوشتوں میں ایک اور شخص سے مقدر ہے۔ اور وہ محی اموات حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمدؑ قادیانی مجدد صدی چہاردہم ہیں۔ جو اپنے وقت پر اگر کئی لاکھ انسانوں کو زندہ کر کے تھوڑا عرصہ ہوا چلے گئے۔ اور وہ سعید روحیں جنہوں نے ان کے روحانی چشمۂ فیض سے پانی پیا اور زندہ ہوئے۔ زندہ ہونے کے حقیقی معنوں میں وہ اب اُن کے خلیفہ ثانی کے حکم کے ماتحت دوسرے ممالک میں جاکر مفلوجوں۔ مادر زاد اندھوں اور مجذوبوں کو شفا دے رہے ہیں۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ بائیں آنکھ والے بھی دائیں آنکھ کا ان سے اپریشن کروا کر دو روشن اور نورانی آنکھوں کے صاحب بنیں گے۔ اور وہ اس اپنی درستی کا اعلان اپنی ہی زبان سے لنڈن کی احمدیہ مسجد میں اذان کے کلمات سے بلند آواز سے کریں گے اور پھر وہیں پہ اپنے پیدا کرنیوالے کے آگے اسلامی طریق سے سر نیاز بھی جھکائیں گے۔ اور یہ سب برکت روحانی ڈاکٹر مسیح زمان مسیح موعودؑ کے دم کی ہوگی اے اللہ تو ہمیں بھی اُن مبلغین کے ایسے افعال میں شامل کر آمین۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد

(روشن بخت دختر حافظ عبد العلی صاحب وکیل سرگودھا)

اچار گوبھی کا

وزن اور ترکیب:۔ گوبھی کا پھول ایک سیر کلونجی۔ ادرک پودینہ ایک چھٹانک نمک ایک چھٹانک عرق نعناع (پودینہ) ڈیڑھ سیر۔ ترکیب پہلے گوبھی کے پھول الگ الگ کر کے مصالحہ ملا کر دو روز دھوپ میں رکھیں۔ اور پھر عرق نعناع ڈالکر ایک جوش دیں اور اتار لیں۔ انشاء اللہ لذیذ ہوگا۔

(راقمہ خاکسارہ لیاقت ثانی بیگم از قصبہ ملب گڈھ ضلع گوڑگانوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت لاانتہا ہے۔ اور اسکا فضل بے پایاں۔ لیکن ہم اس عظیم الشان ہستی کا غلط اندازہ کرنیوالے ہوں گے، اگر ہم یہ خیال کریں کہ اس میں یہی ایک صفت ہے۔ اس میں اور بھی بے شمار صفتیں ہیں۔ جن میں سے ایک بے نیازی کی صفت ہے۔ یعنے اللہ تعالےٰ کو کسی چیز کی قطعاً حاجت نہیں۔ جہاں اسکی رحمت سے سب جہان پیدا ہو گئے۔ اسکی بے نیازی ایک سیکنڈ میں ان سب کو فنا کر سکتی ہے۔ پس جہاں ہمیں اسکی رحمت جرأت دلاتی ہے۔ وہاں ہمیں اس کی بے نیازی سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ رسُول کریم صلعم جو اللہ تعالےٰ کے سب سے زیادہ پیارے تھے۔ اس کی بے نیازی سے اس حد تک ڈرتے تھے کہ فرمایا کرتے تھے کہ "میں اللہ تعالےٰ کی بے نیازی سے اس قدر ڈرتا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ مجھے اس کے فضل پر اسقدر یقین ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر جنّت میں ایک شخص بھی داخل کیا گیا تو وہ میں ہوں گا۔"

پس اللہ تعالےٰ کی بے نیازی کو مدّنظر رکھتے ہوئے اگر کوئی ذریعہ اس تک پہنچنے کا ہے تو وہ دعاء ہے۔ اور اس کیطرف قرآن کریم کی یہ آیت اشارہ فرماتی ہے:۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

یعنے اے رسُول! تو ان لوگوں کو کہدے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں۔ اگر تمہاری دعاء نہ ہو۔ اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانیکا سب سے زبردست ذریعہ دعاء ہے۔ اور آج جبکہ دنیا دعاء کی عملی رنگ میں منکر ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ کہ حضوؑر نے ہمیں اس پوشیدہ خزینہ پر اطلاع بخشی۔ دنیاوی سلطنتوں کو دیکھیئے کہ ہر شخص ایک معمولی تحصیلدار سے بھی بات نہیں کر سکتا جو ہمارے جیسا ہی ایک آدمی ہے۔ پھر اس احکم الحاکمین خدا کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنا دربار ہر وقت ہمارے لئے کھلا رکھا ہے کہ جب چاہو چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے اپنی عرض پیش کرو۔ وہ سنی جائے گی۔ اور بسا اوقات قبول کی جائے گی۔

اب ہمیں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس حد تک ہم پر انعام کیا تو یہ سخت ناشکری ہوگی۔ اگر ہم اسکے انعام سے فائدہ نہ اٹھائیں جب ہم رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں۔ جنکو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے نمونہ بنا کر بھیجا تھا۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنا کوئی وقت دُعاء کے بغیر نہیں گزارتے تھے۔ سونے لگتے تو دعاء کرتے جاگتے تو دعاء کرتے۔ گھر سے باہر جاتے تو دُعاء کرتے۔ غرض مسجد میں جاتے۔ باہر نکلنے۔ کپڑا پہننے۔ کھانا کھانے، حتےٰ کہ پاخانہ میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت دعائیں کرتے۔ آپؐ وہ شخص تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنہوں نے حقیقی طور پر اس انعام کی قدر کی اور اسی لئے آپ دونوں جہانوں کے بادشاہ بن گئے۔ سب لوگوں کی زندگیاں دیکھ لو۔ آپؐ سے زیادہ کسی نے دعائیں نہیں مانگیں۔ آپؐ اسی کو اپنا ایک زبردست ہتھیار سمجھتے تھے۔ چنانچہ جب آپؐ کو مشرکین مکّہ سے پہلی جنگ کرنی پڑی تو مسلمان بہت کمزور تھے۔ آپؐ نے الحاح سے دُعا کی اور کہا کہ "اے خدا! اگر مسلمانوں کی یہ کمزور جماعت تباہ ہو گئی۔ تو تیرا نام لینے والا اس دنیا میں کوئی نہیں رہیگا۔ جب آپؐ کی زاری انتہا کو پہنچ گئی۔ تو اللہ تعالےٰ نے بشارت دی۔ چند ہی گھنٹے بعد اللہ تعالےٰ نے سب کو وہ نظارہ دکھایا جسکا اس نے رسول پاکؐ کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ اور دشمن واقعی پیٹھ پھیر کر بھاگ گیا۔ اور مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے فتح دی۔ ان حالات پر اگر غور کیا جائے۔ جو مسلمانوں کو درپیش تھے، تو سوائے یہ کہنے کے کچھ چارہ نہیں۔ کہ یہ فتح محض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا کی وجہ سے ہوئی۔ ورنہ ظاہر میں ایسے سامان نہ تھے۔ کہ مسلمانوں کا نام و نشان ایک لحہ میں مٹ جاتا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی پر غور کریں۔ تو بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں۔ کہ جہاں محض حضورؑ کی دعا سے بعض ناممکن امور آسانی سے ہو گئے۔ ایک دفعہ قادیان میں ایک لڑکے کو باؤلے کُتے نے کاٹ لیا۔ حضرت صاحب نے اُسے کسولی بھجوا دیا۔ واپس آنے کے بعد بیماری عود کر آئی۔ وُہ ایک بیوہ عورت کا بچہ تھا۔ اور بڑی دُور سے آیا ہوا تھا۔ حضرت صاحبؑ نے کسولی تار دلوایا۔ لیکن وہاں سے جواب آیا کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ تب حضرتؑ دعا میں لگ گئے۔ اور وہ لڑکا بالکل تندرست ہو گیا۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ کوئی ڈاکٹر ایسی شفا کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص کے متعلق حضور کو اطلاع ملی کہ وہ جنگ میں مارا گیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ اور میں نے دعا کی کہ خدا کرے وہ زندہ ہی ہو۔ رات خواب میں وُہ شخص زندہ ہی دکھایا گیا۔ اور چند دن بعد وہاں سے خط آیا کہ وہ درحقیقت زندہ ہی تھا۔ تار غلطی سے دے دیا گیا تھا۔

گذشتہ سال حضور نے ایک خطبہ جمعہ کے دوران میں فرمایا کہ دُعا بڑی عجیب چیز ہے۔ فرمایا کہ میں ایک معاملہ کے متعلق غور کر رہا تھا۔ لیکن اس کام کے کرنے کی کوئی تدبیر نہ سُوجھتی تھی۔ آخر لکھتے لکھتے اپنا قلم نیچے رکھدیا۔ اور ہاتھ اٹھا کر دُعا کی کہ خدایا! میری طاقتیں محدود ہیں۔ لیکن تُو جو چاہے کر سکتا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ابھی پانچ منٹ بھی دُعا نہ کی ہوگی کہ میرا دروازہ کسی نے کھٹکھٹایا اور وہ کام جس کے لئے میں دُعا کر رہا تھا کیا کرایا میرے سامنے تھا۔

اب تک تو میں نے دُعا کی اہمیت بیان کی ہے اب میں مختصراً یہ عرض کروں گی۔ کہ دُعا کیسے کرنی

چاہیئے:۔ چند ایک موٹی موٹی باتیں تو ہر ایک بہن کو معلوم ہونگیں۔ مثلاً یہ کہ دُعاء کرتے وقت پوری توجہ ہونی چاہیئے۔ کپڑے اور جسم پاکیزہ ہونا چاہیئے دُعاء کیوقت دل کی حالت حد درجہ تک انکساری اور عاجزی کی ہونی چاہیئے۔ لیکن چند ایک باتیں ان کے علاوہ اور بھی ہیں۔ جن کو مدّنظر رکھنے سے دُعاء کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہوسکتی ہے ✦

سب سے پہلی بات یہ ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہوں۔ اگر کوئی نوکر اپنے مالک کو ناراض کرکے مانگتا ہے۔ تو محروم رہتا ہے۔ اور اس طرح کبھی کسی کو انعام نہیں ملا کرتا۔ کیونکہ ناراضگی کیوقت ایسا نہیں ہوتا۔ جبکہ انعام واکرام دیا جائے۔ چھوٹے بچوں ہی کو دیکھ لو۔ انہیں کوئی سمجھ نہیں ہوتی۔ لیکن اگر ماں باپ سے کچھ مانگنے آئیں اور انہیں غصہ میں دیکھیں تو چپکے ہو کر الگ بیٹھ جاتے ہیں۔ لیکن خوشی میں دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں۔ یہ چیز لے دو۔ وہ لے دو تو بچے بھی سمجھتے ہیں کہ غصہ میں ہماری بات نہیں مانی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بلاوجہ نہیں ہوتی وُہ اسی وقت ناراض ہوتا ہے۔ جب ہم اس کے احکام نہ مانیں۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ دُعاء کرنے سے قبل اپنی ایسی حالت رکھیں کہ اس کے حکموں کے پورے طور پر پابند ہوں۔ تا وہ ہم پر خوش ہو۔ اور جو کچھ ہم مانگیں وہ ہمیں دیدے ✦

دُوسری بات یہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ دُعاء کرتے وقت پورا پورا یقین ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔ وہ میرا کام کردیگا۔ بعض لوگ رسمی طور پر دُعاء تو مانگتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ اب تو معاملہ فلاں مخالف کے ہاتھ میں چلا گیا ہے اب کچھ نہیں ہوسکتا۔ ایسے لوگ نادان ہیں۔ اُن کو رسُول کریمؐ کا واقعہ یاد کرنا چاہیئے۔ جبکہ ایران کے بادشاہ نے اپنے آدمی مدینہ بھیجے۔ کہ رسُول کریمؐ کو پکڑ لائیں۔ حضوُرؐ نے فرمایا کہ میں کل صبح اسکا جواب دوں گا۔ رات کو آپؐ نے دُعا کی اور صبح فرمایا۔ کہ "جاؤ میرے خدا نے تمہارے .... خداوند کو ماردیا ہے"۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ وہ بادشاہ اُسی رات قتل کردیا گیا تھا۔ اور اُسکے بیٹے نے تخت پر بیٹھتے ہی گرفتاری کا حکم منسوخ کردیا۔ الغرض دُعاء کرتے وقت اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قادر سمجھنا چاہیئے۔ کتنا بھی بڑے سے بڑا کام کیوں نہ ہو۔ اگر وہ چاہے تو ایک سیکنڈ میں ہوسکتا ہے ✦

اس کے علاوہ بھی قبولیت دُعاء کے کئی گر ہیں۔ مثلاً استقلال سے دُعاء مانگنا۔ اپنے سے کمزوروں پر رحم کرنا۔ دُعاء سے پہلے خدا تعالیٰ کی حمد کرنا اور رسُول کریمؐ پر درود بھیجنا۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو نظر کے سامنے رکھنا۔ اُس کے غضب سے ڈرتا رہنا دُعاء کیوقت چست رہنا۔ بابرکت جگہ پر دُعاء مانگنا۔ اپنی حاجت کے مطابق خدا تعالیٰ کی خاص صفت کو پکارنا وغیرہ۔ لیکن چونکہ مضمون لمبا ہو جائیگا۔ اس لئے میں یہیں ختم کرتی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاء کرتی ہوں۔ کہ وہ ہمیں قبولیت دُعاء کے مواقع میسّر ... کرے تا ہم ان سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر دین اور دنیا میں کامیاب ہوسکیں ✦ آمین

(رسُولی بی بی از شملہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار بیویاں

ایک بیوی کی سرگذشت

اُس کے اپنی قلم سے

مغربی سوسائیٹی میں جو عورت کی حیثیت ہے۔ اور جس قسم کے حالات میں اس کی ذہنیت نشوونما پاتی ہے۔ اُس کو پیش نظر رکھکر اسلام کا تعدد ازدواج کی اجازت دینا ایک ظالمانہ حکم نظر آتا ہے۔ اور اسی لئے اسلام کو ایک غیر فطرتی اور بداخلاقی کی تعلیم دینے کا الزام دیا جاتا ہے یہ الزام اسلئے نہیں لگایا جاتا کہ ان کو اس طریق میں نقائص اور قباحتیں نظر آتی ہیں۔ کیونکہ اکثر لوگ مسائل پر گہرا غور و فکر کرنے کے عادی نہیں ہوتے محض جذبات کے ماتحت اس کو بُرا کہا جاتا ہے۔

ٹائمز آف انڈیا سے ایک مضمون ترجمہ کر کے بھیجتا ہوں۔ اسکے لکھنے والی اس کے علمی پہلو کو چھوڑ کر محض جذباتی رنگ میں اس طریق کا جواز پیش کرتی ہے۔

میری بہنیں مجھے مستحق ہمدردی اور قابل رحم ہستی تصور کرتی ہیں۔ مگر میں انکو یہ یقین دلانا چاہتی ہوں کہ میں بالکل خوش و خرم ہوں۔ اگر ان سے زیادہ نہیں تو کم از کم ان کے برابر۔

سب سے پہلے میں یہ غلط فہمی دُور کرنا چاہتی ہوں۔ کہ مغربی لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہر مشرقی چار بیویاں رکھتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ بعض ضروریات کے ماتحت اسلام تعداد ازدواجی کی اجازت دیتا ہے۔ مگر عام رواج اس کے خلاف ہے۔ صرف امراء ہی ایک بیوی سے زیادہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ چونکہ عورتوں پر خرچ بہت کافی ہوتا ہے۔ اور مشرق میں روزی کمانے کیلئے خاوند کی زندگی میں عورت کے لئے کام کرنا ذلت سمجھا جاتا ہے۔ سوائے بے حد غریب طبقہ کے۔

آپ مجھے بدقسمت کیوں سمجھتے ہیں۔ جب کوئی بہن مجھ سے ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔ اور مجھے قابلِ رحم تصور کرتی ہے۔ تو مجھے بیحد غصہ آتا ہے عورت کو سب سے زیادہ کیا چیز پیاری ہے۔ آرام دہ گھر۔ مطمئن زندگی۔ اعلیٰ لباس۔ زیور۔ خاوند کی محبت اور بچے مجھے یہ سب کچھ میسر ہے۔ ممکن ہے کہ خاوند کی محبت پر کوئی بہن مسکرائے، ایک شخص ایک ہی وقت میں چار بیویوں سے کسطرح محبت کر سکتا ہے۔ اس سوال کا جواب آسان ہے۔ اگر آپ کے کئی بچے ہوں۔ تو آپ اُن سے برابر محبت کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی بچہ بیمار ہو جائے۔ تو وہ تمام تر توجہ جذب کر لیتا ہے۔ اسی طرح میرا خاوند ہے۔ اُسکا ایک وسیع دل ہے جس کے چار خانے ہیں۔ جب ایک کھلتا ہے تو تین خانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود بخود بند ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے تھوڑی سی تربیت کی ضرورت ہے۔ جو نہایت آسانی سے ہو جاتی ہے۔ مگر کیا آپکو یقین ہے۔ ایک اور ایک دو کیطرح آپکا خاوند آپ سے محبت کرتا ہے۔ وہ صرف آپ ہی کا ہے۔ اور کبھی خیال میں بھی اس نے آپ سے بے وفائی نہیں کی۔ کیا کبھی کسی عورت کو دیکھکر اُسے اپنی شادی پر پشیمانی نہیں ہوئی *

زنانہ زندگی کا انتظام اس طریق سے کیا جاتا ہے کہ حسد پیدا ہونے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ مجھے دوسری بیویوں کے برابر خرچ ملتا ہے۔ میرے نوکر چاکر علیحدہ ہیں۔ میرا مکان علیحدہ ہے۔ اور میں اپنے گھر کی ملکہ ہوں۔ مہینے کے چار ہفتے ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک بیوی کے حصے میں ایک ہفتہ آتا ہے۔ اور یہ ہفتہ مجھے بے حد محبوب ہے۔ تمہاری طرح نہیں کہ چند سال کے اندر میاں بیوی تنگ آجائیں تین ہفتے اس خاص ہفتے کی انتظار میں گذر جاتے ہیں۔ اور یہ وقت آنیوالی خوشی کی توقع میں بے حد خوشی سے گذر جاتا ہے۔ اور عارضی جُدائی سے محبت کے جذبات زیادہ بھڑک اُٹھتے ہیں۔ اُس خاص ہفتہ میں سے ایک دن کا ذکر کرتی ہوں۔ صبح ہی سے گھر میں ایک حرکت اور میرے سرتاج کے آنے کی تیاری شروع ہو جاتی ہے اس دن میں خاص کھانے پکاتی ہوں۔ خصوصًا وہ کھانے جو میرے خاوند کو زیادہ پسند ہیں۔ فاخرہ لباس زیب تن کرتی ہوں۔ میرا خاوند محبت کے مظاہرات کو دیکھکر خوش ہوتا ہے۔ اس خوبصورت زندگی کا لطف تم نے ہنی مون میں منایا ہوگا۔ مگر تمہاری زندگی میں تو ایک ہی ہنی مون آیا جو مدت ہوئی گذر چکا۔ مگر میں تو ہر ماہ میں ایک ہنی مون مناتی ہوں۔ وہ ہفتہ جب میرا خاوند میرے گھر نہیں ہوتا۔ تو مجھے آرام مل جاتا ہے۔ نوکر چاکر بھی آرام کر لیتے ہیں۔ کوئی جلدی نہیں ہوتی۔ میں جلدی سو جاتی ہوں۔ اور صبح دیر سے اُٹھتی ہوں۔ باقی وقت گپ شپ۔ سینا پرونا اس قسم کے دوسرے مشاغل میں خرچ ہو جاتا ہے۔ یا میری نوکریں دوسری سوکنوں کے گھروں کی خبریں لا کر دیتی رہتی ہیں۔ جن سے میں اپنے گھر کا اندازہ کر لیتی ہوں۔ اور اُن سے بڑھ چڑھ کر قدم رکھنے کی کوشش کرتی ہوں۔ ممکن ہے کہ کوئی بہن سوال کرے۔ کہ مجھ میں رشک نہیں پیدا ہوتا۔ اگر رشک پیدا نہ ہو۔ تو پھر تو میں عورت ہی نہیں۔ مگر اس کے باوجود میں ویسی ہی خوش ہوں۔ جسقدر کہ عورت ہو سکتی ہے شائد کوئی بہن یہ سوال کرے کہ کیا میں اپنی زندگی سے بالکل مطمئن ہوں۔ میرا جواب یہ ہے۔ کہ مجھے شروع سے ہی یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ خاوند گھر کا سرتاج ہوتا ہے۔ عورت کا فرض ہے۔ کہ اپنی پوری قوت کے ساتھ اسے خوش رکھنے کی کوشش کرے۔ اور اگر عورت نے اپنے خاوند کی زندگی کو خوشگوار نہیں بنایا۔ تو اس نے اپنی زندگی کا مقصد بھی حاصل نہ کیا۔ یہ ہیں میرے خیالات اور میں ان سے مطمئن ہوں *

(عبد الوہاب بن حضرت خلیفہ اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ کشمیر اور احمدیہ مستورات

میاں احمدالدین صاحب زرگر قادیانی کشمیر کی بیواؤں۔ کشمیر کے یتیموں اور کشمیر کے غربا و مساکین کیلئے عرصہ چھ سات ماہ سے متواتر باوجود اس سخت سردی کے نہایت محنت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس محنت اور مشقت کو قبول فرمائے۔ آمین

ان کی ایک تازہ رپورٹ سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ کہ جہاں ان کے ساتھ مظلومان کشمیر کے چندہ کے فراہم کرانے میں احمدی احباب تعاون کر رہے ہیں وہاں احمدیہ مستورات بھی خود تکلیف اٹھا کر پیدل سفر کرتی ہوئی۔ اپنے حلقہ سے چندہ جمع کر کے دے رہی ہیں۔ چنانچہ لاہور سے پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ اہلیہ صاحبہ جناب بابو محمد اسحاق صاحب۔ نے اس موسم سردی میں اپنی جان پر تکلیف برداشت کر کے اپنے حلقہ کی مستورات سے گھر بہ گھر جا کر چندہ جمع کیا اور میاں احمدین صاحب موصوف کو مبلغ ۱۵؍ روپے دیئے جو داخل ہو چکے ہیں۔

گذشتہ ماہ میں سیالکوٹ شہر کی پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے مبلغ ۷۵ روپیہ کی رقم سیالکوٹ شہر کی مستورات سے حصول فرمائی۔ جو بذریعہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ جلسہ سالانہ پر داخل ہوئی ہے۔

ملک برکت علی صاحب امیر جماعت گوجرات نے اطلاع کی ہے۔ کہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ گوجرات کشمیر کی بیواؤں۔ کشمیر کے یتیموں اور کشمیر کے غربا و مساکین کے لئے ہر ماہ چندہ جمع کرتی ہیں۔ اور ان کو کشمیر کے مظلومین سے خاص ہمدردی ہے۔ اور وہ اس کام کو دلچسپی سے کرتی ہیں۔

بابو محمد حیات خانصاحب سیکرٹری مال ملتان نے رپورٹ کی ہے کہ جب سے کشمیر کی تحریک حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمائی ہے۔ اس وقت سے آجتک جماعت ملتان ۱۱۰/ روپے بھیج چکی ہے۔ اس رقم میں پچاس روپیہ کے قریب رقم احمدیہ مستورات نے عام مسلمانوں کے گھروں میں جاکر وصول کی ہے۔ اس تحصیل میں خصوصاً سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ اہلیہ جناب محمد اکبر خانصاحب کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اور ان کے ساتھ اہلیہ صاحبہ شیخ محمد حسین صاحب جنرل سیکرٹری اور دختر بیتک، دختر ملک مولا بخش صاحب نے ساتھ ہو کر امداد فرمائی ہے۔ ان سب خواتین کا شکریہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ اور باقی رقم مردوں کے ذریعہ ہے۔

یہ نوٹ اخبار مصباح میں دیتے ہوئے احمدیہ جماعت کی مستورات سے التجا ہے۔ کہ وہ بھی کشمیر کی بیواؤں اور یتیموں اور غربا و مساکین کے لئے چندہ جمع کر کے ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہیئے کہ چندہ رقوم اپنی جماعت کے سیکرٹری مال کے ذریعہ ارسال کریں۔ اور ایک مختصر رپورٹ بھی فنانشل سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی قادیان کے پتہ سے ارسال فرماویں۔ تا ان کی حسن کارگذاری کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کرکے ان کے لئے دعا کی درخواست کی جاوے۔ اور اسے اخبار مصباح میں شائع کرکے دوسری بہنوں کو بھی تحریص و ترغیب دلائی جاوے۔

(خاکسار فنانشل سکرٹری کشمیر کمیٹی

ایک غیر احمدی خاتون کے تاثرات

کہاں صحابیات کی زندگی کے وہ اعلیٰ نمونے اور کہاں ان کی علمی اور مذہبی خدمات کہ دور جدید کے بڑے بڑے علماء انکی علمی لیاقت اور فلسفہ پر حیران ہوتے ہیں۔ اور کہاں ہماری جہالت اور بیوقوفی کہ ایک ناواقف نماز کے معنی اور اسکے پڑھنے کی وجہ دریافت کرے۔ اور ہم سوائے اسکے کہ مجھے معلوم نہیں۔ اور کوئی جواب بن نہ پڑے کسقدر شرم کی بات ہے۔ تشریح کیلئے یہاں ایک تازہ واقعہ درج کیا جاتا ہے۔ ملتان ڈویژن ایک غریب ترین خطہ ہے ٹرین کی فرسٹ اور سیکنڈ کلاس میں زیادہ تر ملازمت پیشہ لوگ ہی سفر کرتے ہیں۔ اور انہیں بھی زیادہ تر ہندو۔ جس کمپارٹمنٹ میں میں سوار تھی۔ اس میں دو اور لیڈیاں بھی تشریف فرما تھیں جن میں سے ایک ہندو تھیں۔ اور دوسری مسلمان بھی دور جدید کی مسلمان عورت۔ یعنی فیشن میں تو کوئی کسر چھوڑ نہ رکھی تھی۔ مگر تعلیمی حالت میں جاہل سے بھی بدتر تھیں۔ دوران سفر میں نماز کا وقت ہوگیا۔ میں نے وضو کرکے ایک خالی سیٹ پر نماز کی نیت باندھی۔ جسوقت میں نماز پڑھ رہی تھی۔ ان ہندو لیڈی نے مسلمان بیوی سے پوچھا کیا آپ بھی نماز پڑھتی ہیں؟ اس نماز کے کیا معنے ہیں؟ کیا سیدھے آرام سے بیٹھ کر عبادت نہیں ہو سکتی۔ بھلا اس اٹھک بیٹھک سے کیا فائدہ۔ یہ الفاظ انہوں نے ایک حقارت آمیز جملہ کی شکل میں کہے۔ اب ذرا مسلمان لیڈی کا جواب سنیئے جی بہن۔ میں نے تو آج تک کبھی نماز نہیں پڑھی۔ البتہ سب مسلمان اسی طرح پڑھا کرتے ہیں۔ اور وہ بھی آج کل کے تعلیم یافتہ لوگ نہیں۔ بلکہ پرانے وقتوں کے بڑے بوڑھے اس روش پر چل رہے ہیں۔ اس سے زیادہ میں نماز کے متعلق کچھ نہیں جانتی۔ بعدہٗ ان دونوں فیشن ایبل اپ ٹو ڈیٹ لیڈیوں نے ایک فلک شگاف قہقہہ لگایا۔ چونکہ ٹرین کی تیز رفتاری کیوجہ سے گفتگو بلند آواز سے ہو رہی تھی۔ میں نے بھی بخوبی سنی۔ دل میں سخت غصہ آیا اور مصمم ارادہ کرلیا کہ نماز پڑھ کر ان سے بحث کروں گی۔ مگر وائے قسمت کہ یہ خیال میرے دل ہی میں رہا۔ اور ابھی میں نماز ہی پڑھ رہی تھی۔ کہ ٹرین ایک سٹیشن پر رکی۔ اور وہ دونوں ہم خیال لیڈیاں اس سٹیشن پر اتر گئیں۔ میں دل کا غصہ دل ہی میں لیئے ہوئے۔ مسلمات کی پستی پر غور کرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہی۔ کیا یہی واقعہ ہمیں شرم دلانے کے لئے کافی نہیں ان ہندو لیڈی نے مذہب اسلام کے متعلق خیال کیا ہوگا۔ اگر کوئی انگریز لیڈی بھی سوار ہوتی تو وہ ہمارے اور ہمارے مذہب کے متعلق خیال کرتی ✤

بادام کی خوبیاں

بادام تاثیر میں گرم ہوتے ہیں لیکن ان کو رات بھر بھگو کر چھلکا اتار کر استعمال کیا جائے۔ تو پھر معتدل تر ہو جاتے ہیں۔ یہ چربی خون اور کف پیدا کرتا ہے۔ خشک کھانسی اور اعضائے رئیسہ (نروس سسٹم) کے لئے مفید ہے۔ زبان کی لکنت دور کرتا ہے۔ جو بچے اچھی طرح نہیں بول سکتے۔ ان کو بادام رگڑ کر یا ثابت کھلائے جاتے ہیں۔ کئی لوگ طوطے کو بھی بولنے کیلئے بادام کھلاتے ہیں۔ دماغ اور آنکھوں کیلئے بادام نہایت مفید ہیں۔ قوت یادداشت اور جسمانی طاقت بڑھانے کے لئے رات کے بھیگے ہوئے آٹھ دس بادام ایک چھٹانک مکھن اور کوزہ مصری (حسب مقدار) کیساتھ استعمال کئے جاتے ہیں۔ کڑوا بادام خون میں فساد پیدا کرتا ہے۔ اسلئے ناک۔ منہ اور مقعد سے خون آنے کے مرض کے مریضوں کیلئے غیر مفید ہے۔ جسطرح انڈے میں ۵۲ حصے چربی پائی جاتی ہے اسی طرح باداموں میں بھی ۵۲ حصے چربی شامل ہے ✤

سبز بادام زکام اور لکنت کے اسباب کا معدے سے اخراج کرتا ہے۔ انتڑیوں کو چرب کرنے میں سب سے اعلےٰ ہے ✤

بادام روغن

معدہ۔ دماغ۔ جگر اور اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ گرمی خشکی دور کرتا ہے۔ پرانی قبض ٹھیک کرتا ہے ✤

بادام چھلکے کا منجن

باداموں کے چھلکے عام طور پر لوگ بے کار سمجھکر یونہی پھینک دیا کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایک نہایت کار آمد چیز ہے۔ اور اسکا منجن دانتوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ نسخہ حسب ذیل ہے:۔ بادام کے چھلکے کا کوئلہ اور نمک لاہوری نہایت مہین پیس کر کسی باریک چھلنی سے چھان لیں۔ اور پھر اس میں چند قطرے کاربالک ایسڈ یا لونگ کا تیل شامل کر کے استعمال کریں۔ بعض لوگ اس منجن میں بمقدار مناسب مجیٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پھٹکڑی۔ نوشادر وغیرہ بھی شامل کیا کرتے ہیں؛

معجون بادام

بادام کی گریاں نصف سیر رات کو دودھ میں بھگو کر صبح گریوں کا چھلکا اتار دیں۔ اور خوب باریک کوٹ کر گائے کے خالص گھی میں بھون کر مساوی کھانڈ دیسی ملالیں۔ ہر روز صبح کے وقت دودھ کے ساتھ ۲ تولہ سے پانچ تولہ تک کھایا کریں۔ اس سے دماغ اور جسم کو تقویت ملے گی۔ بادام کا حلوا اور اس کے پیڑے بھی موسم سرما میں ایک مقوّی غذا ہے ✤

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
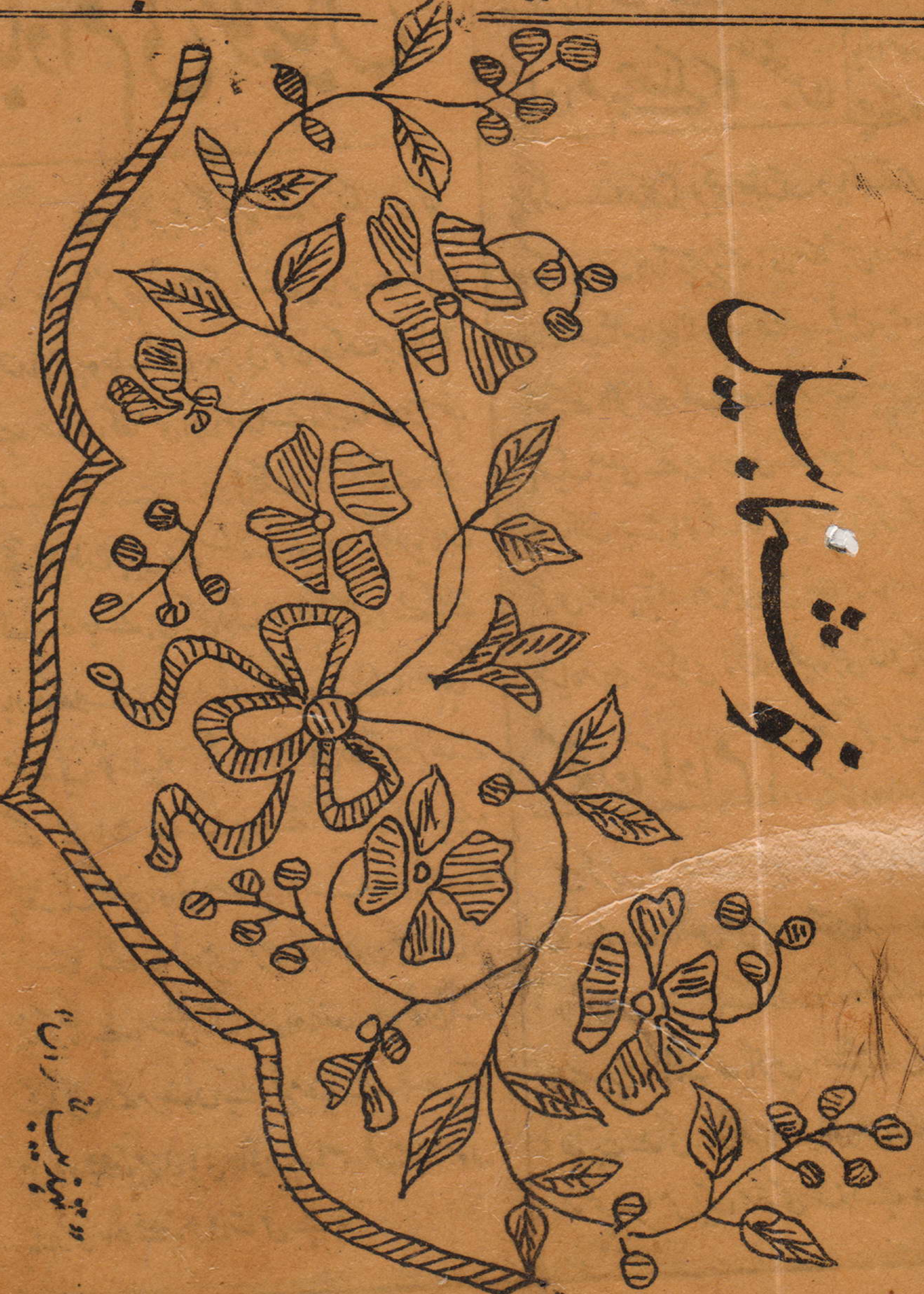
اخبار مصباح - قادیان - دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)